ایم ٹی اے کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے اسفار، اپنی کتب،اشتہارات اور خطوط، اخبارات اور اپنی تقاریر اور بالمشافہ ملاقاتوں کے ذریعہ سے دنیا تک پہنچایا۔اس زمانے میں رسل و رسائل کا نظام بہت کمزور تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت آخری زمانے میں عروج پر تھی۔اس دور کی بات ہے کہ ان شدید ترین ایامِ مخالفت میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان پاکیزہ کلمات کے ذریعہ سے بشارت دیتاہے کہ:

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

” خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور دین واحد پر جمع کرے۔“

آج جبکہ ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں اور جماعت احمدیہ کو تقریباً سوا سوسال کی ہو گئی ہے۔تاریخ کی آنکھ جماعت احمدیہ کو ایک بالکل نئے انداز سے دیکھ رہی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اب تک دنیا کے 189 ممالک تک پہنچ چکا ہے۔اور خدا تعالیٰ کی وحی ہر لحاظ سے پوری ہو چکی ہے اور اطرافِ عالم میں جماعت احمدیہ اور حقیقی اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے۔جماعت احمدیہ ہر ملک میں سینکڑوں مضبوط جماعتوں کی شکل میں قائم ہے۔ہر سال لاکھوں افراد بیعت کر کے اس میں شامل ہو رہے ہیں۔اس کے عالمی مواصلاتی نظام کے ذریعہ ساری جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہے۔اس کے امام اور عام فرد میں کوئی فاصلہ نہیں رہا۔ہر احمدی اپنے امام کی تازہ ترین ہدایات اور تحریکات سے ہمہ وقت آگاہ رہ سکتا ہے اور آگاہ رہ رہا ہے۔

احمدیت کو عالمی مواصلاتی روابط کی تو کافی عرصے سے ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کی طلب میں اس وقت بے پناہ اضافہ ہوا جب خلافت رابعہ کے دور میں جماعت احمدیہ ترقی کے نئے سنگ میل نصب کرنے لگی۔

خلیفہ رابع کی انگلستان ہجرت جہاں پاکستانی احمدیوں کے لئے صدمہ کا باعث بنی تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس ہجرت کے بعد جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں ایسی حیران کن ترقیات سے نوازا جس سے اس ہجرت کی اہمیت ہمیں واضح نظر آتی ہے اور ہمیں علم ہو جاتا ہے کہ یہ ہجرت تو دراصل جماعت کو مزید سے مزید ترقیات دینے کے لئے ضروری تھی۔چنانچہ خلافت رابعہ کے دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو نہ صرف پوری دنیا میں پھیلا دیا بلکہ اس کثرت سے نئے احمدی جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے کہ پچھلی ساری تاریخ میں اتنے نہیں ہوئے۔خلافت رابعہ کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل کا آغاز تھا جس کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ اپنی تبلیغی مہم میں ایک نئے مقام پر پہنچ گئی۔خلافت کے ساتھ رابطے کے لئے خلافت رابعہ کے دور میں حضور کے خطبات کی کیسٹس بھجوانے کا طریق شروع ہوا مگر بے تحاشا خرچ کے باوجود وہ بھی صرف جماعت کے ایک محدود طبقے تک ہی پہنچ پاتی تھیں۔دنیا کی تاریخ میں ٹیلی ویژن کو پہلی دفعہ اعلیٰ اور روحانی اقدار کے لئے اگر استعمال کیا تو جماعت احمدیہ نے استعمال کیا۔جو موت کے منہ سے انسان کو کھینچ کر لے آیا ہے اور یہ بات بالکل سچ ہے کہ

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

ٹیلیویژن کے ذریعہ امام مہدی کی آواز کل عالَم میں پہنچنے کے متعلق قرآن مجید میں بھی اشارات موجود ہیں۔اور ائمہ سلف نے بھی اس کے متعلق پیشگوئیاں کی ہیں کہ امام مہدی کی آواز آسمان سے آئے گی۔اس سلسلہ میں یوحنا کا مکاشفہ قابل ذکر ہے جس میں درج ہے کہ:۔

" اور میں نے ایک فرشتے کو ابدی انجیل لئے ہوئے دیکھا جو آسمان کے بیچوں بیچ اڑ رہا تھا تاکہ زمین کے باشندوں اور ہر قوم اور قبیلے اور زبان اور امت کو خوشخبری سنائے اور اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آ پہنچی ہے اوراسی کو سجدہ کرو جس نے آسمان و زمین کو اور سمندر او رپانی کے چشموں کو پیدا کیا ہے۔" (مکاشفہ یوحنا باب ۱۴ آیت ۶،۷)

آسمان کے بیچ اڑنا او ر ہر قوم اور ہر قبیلے اور زبان تک اس پیغام کو پہنچانا انہی موجودہ ذرائع مواصلات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

حضرت حُذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت ایک منادی آسمان سے آواز بلند کرے گا کہ اے لوگو! جابروں کا دور تم سے ختم کر دیا گیاہے اور امت محمدیہ کا بہترین فرد اب تمہارا نگران ہے۔اس لئے مکہ پہنچو۔یہ سن کر مصر کی سعید روحیں اور شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔یہ لوگ راتوں کے راہب اور دنوں کے شیر ہوں گے۔

(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۰۴بیروت)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آسمان سے ایک منادی آواز دے ا کہ حق آلِ محمد کے پاس ہے۔

12دسمبر 1902کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآئِ ایک منادی آسمان سے پکارے گا۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف اور عبارتیں ایسی ہیں جن میں ہواؤں میں اڑنے اور تیرنے کا ذکر ہے اور یہ ایم ٹی اے ہی ہے جو ہواؤں کے دوش پر دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کے پیغام کو پھیلا رہا ہے۔

جولائی 1992ء میں جلسہ سالانہ انگلستان براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

21اگست 1992ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات جمعہ سیٹلائیٹ کے ذریعہ سے چار بر اعظموں میں نشر ہونا شروع ہوئے یعنی یورپ، ایشیا، افریقہ اور آسٹریلیا۔

7جنوری 1994سے باقاعدہ ٹیلی ویژن احمدیہ کی روزانہ سروس کا آغاز ہوا اور یورپ میں تین گھنٹے روزانہ اور ایشیا اور افریقہ میں روزانہ بارہ گھنٹے کے پروگرام نشر ہونا شروع ہوئے۔

یکم اپریل 1996ء ایسا تاریخی دن ہے جب ایم ٹی اے کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہوا۔اس موقعہ پر لندن میں ایک بہت پرمسرت تقریب منعقد ہوئی۔جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطاب فرمایا اور ایم ٹی اے کی تاریخ ، مقاصد اور درپیش مشکلات اور افضالِ الٰہی پر مشتمل خطاب فرمایا۔

21جون 1996ء کو اس نظام نے ایک اور موڑ لیا۔حضرت خلیفة المسیح الرابع ؒکے سفر کینیڈا کے موقعہ پر دو طرفہ رابطوں کا سلسلہ شروع ہوا۔اس طرح کہ انگلستان میں حضور کا خطبہ نشر ہو رہا تھا اور لندن کی تصاویر کینیڈا پہنچ رہی تھیں اور تمام دنیا کے احمدی ان دونوں تصاویر کو بیک وقت دیکھ کر حمدوثنا کر رہے تھے۔

ایم ٹی اے کا پورا نام ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ہے اور اس کا نشان یا لوگو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے دونوں ادوار کی نشانیاں رکھتا ہے۔اس نشان میں مرکزی حیثیت خانہ کعبہ کو حاصل ہے جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہے۔یہ نشان اس پیشگوئی کو یاد کرواتا ہے جس کا ذکر ہے کہ امام مہدی خانہ کعبہ سے ٹیک لگا کر دعوی کرے گا کہ مَیں خدا کے سب ماموروں کا مثیل اور مظہر بن کر آیا ہوں۔

دائیں طرف منارة المسیح ہے جو مسیح موعود اور امام مہدی کا symbolہے۔یہ وہ منارہ ہے جس پر مسیح موعود جلوہ فرما ہوئے اور اسی حوالے سے ان کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔

اب اختصار کے ساتھ ان برکات کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس نظام کے ذریعہ سے پوری دنیا کے احمدی حاصل کر رہے ہیں۔

ایم ٹی اے نے کل عالم میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت کی نظریاتی وحدت کو عملی وحدت میں بدل دیا ہے۔ 189 ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی ایک مالا میں پرو دیے گئے ہیں۔پیشگوئیوں کے مطابق مشرق و مغرب کے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں سن رہے ہیں۔ محبتیں بڑھ رہی ہیں دکھ بانٹے جا رہے ہیں اور تمام عالم احمدیت ایک خاندان کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ایک عالمی جمعہ ادا کیا جاتا ہے جب پوری دنیا کے احمدی اپنے اپنے ٹیلی ویژن کی سکرینوں کے آگے اپنے پیارے محبوب امام کی آواز کو سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں اور پوری محویت کے ساتھ خلیفۂ وقت کے ارشادات کو سنتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جو ربوہ میں منعقد ہوتا تھا اب بعض وجوہات کی بنا پر نہیں ہو رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر ملک میں احمدیت کو جلسوں کے انعقاد کی توفیق عطا کر دی ہے۔اب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پوری دنیا کے

احمدی اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ کے مرکزی جلسوں کو براہِ راست سنتے اور دیکھتے ہیں اور امامِ وقت کے خطابات اور تقاریر اور بزرگانِ احمدیت کی تقاریر کو ایسے انداز سے سنتے ہیں کہ گویا وہ جلسہ گاہ میں ہی ہوں۔ اور یہ سب کچھ ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔

مذہب کی تاریخ کا یہ بھی ایک نرالا واقعہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں بیٹھے ہوئے لاکھوں افراد ایک ہاتھ پر بیعت کر رہے ہوں۔یہ نظارہ بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہی ممکن ہوا ہے۔

1996ء سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہونے والی عالمی بیعت کے بعد سجدہ تشکر امام وقت کی اقتداء میں ادا کیا جاتا ہے اور تمام عالم کے احمدی اس سجدہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔یہ بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ ممکن ہوا ہے۔

جماعتی تقاریب میں امامِ وقت جو دعا کرواتے ہیں تمام دنیا کے احمدی ان کو سن کر اُن دعاؤں کا ورد کرتے ہیں اور وہ دعائیں زمان و مکان کے ہر ذرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔

ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی عالمی درس قرآن کا آغاز ہوا۔عالمی مجالس عرفان کا انعقاد ہوا جس کی بدولت دنیا کے ہر خطے کے ایمان میں نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ ایم ٹی اے کی وجہ سے وہ اپنی روحانی اور علمی استعدادوں میں اپنی اپنی توفیق کے مطابق اضافہ کرتے چلے گئے اور ابھی تک یہ عمل جاری و ساری ہے۔اور ہر کوئی اپنی اپنی بساط کے مطابق اس میں سے حصہ لینے کی توفیق پا تا جا رہا ہے۔اللہ کرے کہ ہم بھی اپنی روحانی اور علمی استعدادوں میں بڑھتے چلے جائیں۔

ایم ٹی اے کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جس سے وہ احمدیہ نقطۂ نظر کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔اسی طرح خلیفہ وقت کی تحریکات جو جاری ہوتی ہیں اسی لمحے ساری دنیا کے احمدیوں تک پہنچ جاتی ہیں اور کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر احمدی اپنے امام کی تحریکات پر والہانہ لبیک کہنے کے لے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور مسابقت کی ایک روح پوری دنیا کے احمدیوں کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے۔

پوری دنیا کے لوگوں کو احمدیت اور اسلام کا سچا چہرہ دکھانے کے لئے ایم ٹی اے کی خدمات کو فراموش کرنا ناممکن ہے۔ صرف دعوت الی اللہ اور دعوت الی الاسلام ہی تو ہے جو ایم ٹی اے کا بنیادی مقصد ہے۔پوری دنیا میں تبلیغ اسلام کا یہ واحد ذریعہ ہے جس سے صرف جماعت احمدیہ ہی کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اپنے دین کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی توفیق عطا کر رہا ہے۔بے شک دنیا میں اور بھی بڑی بڑی اسلامی حکومتیں ہیں جن کے پاس تیل کی دولت ہے لیکن ان میں سے کسی کو بھی یہ توفیق میسر نہیں ہو سکی کہ وہ اس رنگ میں اسلام کے پیغام کو پہنچانے والے بنیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہم امامِ وقت کے ساتھ زندہ تعلق قائم رکھ سکتے ہیں۔اس سے خلیفہ وقت اور لوگوں کے درمیان تعلقات مستحکم سے مستحکم ہو گئے ہیں۔تربیت کے کاموں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو بہت زیادہ آسانیاں میسر آئی ہیں۔ایم ٹی اے کے ذریعہ سے نہ صرف جماعت احمدیہ کے احباب کی روحانی تعلیم کا خیال رکھا جا رہا ہے بلکہ ایسے پروگرامز بھی نشر ہو رہے ہیں جن سے بزرگانِ سلف کے واقعات، تاریخ اسلام، تاریخِ ممالک، پوری دنیا کی تاریخ، احمدیت کی تاریخ، عالمی تمدن اور ظاہر علم بھی ہم حاصل کر رہے ہیں۔ جس سے جماعت احمدیہ کی نئی نسل کی استعدادوں میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ایم ٹی اے کے امتیازات میں بے شمار باتیں ہیں۔لیکن چند ایک یہ ہیں کہ ایک واحد چینل ہے جو اسلام کی نمائندگی کر رہا ہے۔یہ وہ واحد ٹیلی ویژن ہے جس کو خدا کے ایک برگذیدہ کی رہنمائی حاصل ہے جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور فیصلے کرتا ہے۔یہ وہ نشریاتی ادارہ ہے جو اپنی عالمی حیثیت کی وجہ سے ممتاز ہے جو دنیا کے تمام خطوں میں مختلف سیٹلائیٹس کے ذریعہ سے نشر ہو رہا ہے۔اس نظام کی مختلف شاخیں ہیں جن میں دنیا کی مختلف زبانوں میں پروگرام پیش کیے جا رہے ہیں۔یہ واحد چینل ہے جس کا ہر پروگرام سچائی پر مبنی ہوتا ہے اور اس کا ہر پروگرام میک اپ سے پاک ہے۔اس میں کسی قسم کی عریانی و فحاشی کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔یہ چینل اعلیٰ ذوق کی ترویج کر رہا ہے اور بگڑے مزاج والوں کی رہنمائی کے سامان بہم پہنچاتا ہے۔

سب سے آخر میں ایک ایسی نعمت اور برکت کا ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدیوں کو حاصل ہو رہی ہے۔اور وہ یہ خلافت کے ساتھ زندہ تعلق۔ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا خلیفہ وقت ہمارے گھروں میں داخل ہو کر براہِ راست ہم سے بات کر رہے ہوں۔ اور وہ وقت کہ

جب احبابِ جماعت اپنے امام کی شکل دیکھنے کو ترسا کرتے تھے کہ کاش ہم بھی اپنے امام کو جسمانی طور پر دیکھ سکیں اب یہ عالم ہے کہ ہم سب احمدی دنیا بھر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام کو نہ صرف دیکھ کر اپنی قلبی تسکین حاصل کرتے ہیں بلکہ امامِ وقت کی آواز کو سن کر اپنی روحانیت کو بھی بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لحاظ سے ایم ٹی اے نے دنیا بھر کے احمدیوں کو ایک ایسی نعمت دی ہے جس کا دنیا کا ہر احمدی بھی اگر شکر ادا کرنا چاہے تو صحیح معنوں میں نہیں کر سکتا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایم ٹی اے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور ہم افراد جماعت احمدیہ صحیح رنگ میں اس عالمی نظام سے صحیح معنوں میں استفادہ کرنے والے ہوں نہ صرف ہم خود بلکہ اپنی آنے والی اگلی نسلوں کو بھی ہم ایم ٹی اے کے ساتھ لگا دیں تاکہ وہ بھی اس کی برکات سے ہماری طرح بلکہ ہم سے بہت بڑھ کر فائدہ اٹھانے والے بنیں۔آمین